شعبوں کے ماہرین کی صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا عزم کیا گیا اور مشترکہ اعلانیہ میں اس بات پر مکمل اتفاق کیا گیا کہ علاقے کے مسائل کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں حل کیا جائے۔ خاص کر خطہ میں امن و سلامتی کی ضمانت اس وقت دی جا سکتی ہے۔ جب کشمیر کا مسئلہ وہاں کی رعایا کی امنگوں کے مطابق حل ہو گا۔

شہزادہ سلطان بن عبدالعزیز سے بعض اہم پاکستانی لیڈروں نے بھی ملاقات کی۔ اور باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ان میں خاص طور پر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے قائدین شامل ہیں جن میں حضرت الامیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر' میاں محمد جمیل' حاجی عبدالرزاق' میاں نعیم الرحمان شامل ہیں۔ جنہوں نے اپنی ملاقات میں پاکستان میں نفاذ اسلام کے لئے مرکزی جمعیت کی کوششوں کا ذکر کیا اور انہیں اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا۔ اس موقعہ پر وزیر موصوف نے مرکزی قائدین کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ پاک سعودیہ تعلقات کو مضبوط کرنے کے لئے انہیں نمایاں کردار ادا کرنا چاہئے۔ کیونکہ ہمارے درمیان قائم رشتہ جس کی بنیاد عقیدہ اسلام پر ہے وقت گزرنے کے ساتھ یہ رشتہ اور زیادہ مستحکم ہو گا۔ ملاقات میں سعودی سفیر جناب اسعد بن عبدالعزیز الزہیر بھی موجود تھے جنہوں نے معزز مہمان کو تعارف کرایا۔

اس موقعہ پر ہم حکومت پاکستان سے گزارش کریں گے کہ وہ پاک سعودیہ تعلقات کو غیر معمولی اہمیت دے اور ان کے مقام و مرتبہ کے مطابق ان کی حیثیت کو تسلیم کرے۔ کیونکہ سعودی حکومت ہر آڑے وقت میں پاکستان کے شانہ بشانہ رہی ہے اور دامے درمے سخنے پاکستان کی مدد کرتی رہی ہے۔ دعا ہے کہ آنے والے وقتوں میں یہ تعلقات اور زیادہ مضبوط ہوں۔

یوم تکبیر--------- اور قومی تقاضے

۲۸ مئی پاکستان کی تاریخ میں خصوصاً اور عالم اسلام میں عموماً ایک یادگار اور منفرد دن ہے۔ جس میں پاکستان نے ساتویں ایٹمی طاقت ہونے کا برملا اعلان کیا اور ایٹمی صلاحیت کا بھرپور تجربہ کیا۔ بلاشبہ یہ دن اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور اظہار تشکر کے طور پر منایا جائے۔ جس ذات نے اہل پاکستان کو یہ ہمت بخشی کہ وہ ایٹمی قوت کے مالک بن گئے۔

پاکستان اپنی پچاسویں بہار دیکھ چکا ہے۔ اس عرصہ میں بہت نشیب و فراز آئے۔ ہم نے بہت کچھ گنوایا۔ حتیٰ کہ ہمارا ایک بازو ہم سے کاٹ دیا گیا۔ اس پر بس نہیں بلکہ سازشیوں نے وطن عزیز کو اس کے اصل مقصد نفاذ شریعت سے کوسوں میل دور دھکیل دیا اور پچاس سال گزرنے کے باوجود وہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ جو ہمارے اسلاف نے دیکھا تھا اور جس کے لئے لاکھوں انسانوں نے قربانی دی اور ہزاروں ماؤں اور بہنوں کی عصمتیں لوٹی گئی۔

یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ امن و سلامتی کا اصل ضامن اسلام ہے۔ جس کے نفاذ سے ہی یہ ملک امن کا گہوارہ بن سکتا تھا۔ ہماری اولین ترجیح یہ ہونی چاہئے تھی کہ وطن عزیز کو ایک مثالی اسلامی فلاحی ریاست بناتے اور اس کی روشنی میں دوسرے ممالک میں یہ نظام متعارف کراتے اور اس کے دائرہ کو وسعت دیتے۔ جس سے پوری دنیا امن و آشتی کے دور میں داخل ہو جاتی لیکن بسا آرزو کہ خاک شد۔ یہاں اپنے وطن کو بھی سکون و اطمینان کا مسکن نہ بنا سکے اور دیگر اسباب اور راہیں تلاش کرنے میں پچاس سال صرف کر دیئے۔ اس کے باوجود آج بھی وہیں کھڑے ہیں۔ جہاں سے منزل کو چلے تھے۔

کون نہیں جانتا کہ:

بانی پاکستان محمد علی جناح کی رحلت کے بعد یہاں ایسے لوگ ہی برسراقتدار آتے رہے جو دوسروں کے آلہ کار تھے اور یہ وطن مختلف سازشوں کی آماجگاہ بن گیا۔ یہاں سیاسی بحران کی آڑ میں فوجی مداخلت ہوتی رہی اور کوئی بھی جماعت اپنے قدم نہ جما سکی۔ شخصی حکومت میں ذاتی مفادات اور اقتدار کی طوالت کے لئے ہر وہ قدم اٹھایا جاتا رہا۔ جس سے مخالفین کو دبایا جا سکے۔ لیکن وطن کے استحکام' رعایا کی فلاح و بہبود اور اصل مقاصد کے حصول کے لئے مفاد پرست عناصر نے ذرا بھی توجہ نہ دی۔ جس کے نتیجے میں ہر آنے والی حکومت دو چار سال میں شدید بحران کا شکار ہوتی اور عوام کے غیض و غضب سے اقتدار سے ہاتھ دھو بیٹھتی۔ لیاقت علی خان سے لے کر بھٹو کے دور تک ایک ہی کہانی بار بار دہرائی جاتی رہی۔

قیام پاکستان کے ساتھ ہی وطن عزیز میں دینی جماعتوں کا قیام بھی عمل میں آیا اور مختلف مسالک اور طبقوں نے ان کی سرپرستی کی اور پاکستان کی سیاست میں اپنی بساط کے مطابق کردار ادا کرتے رہے۔ لیکن ہم نہایت افسوس کے ساتھ یہ عرض کریں گے کہ ان جماعتوں نے بھی اپنا فرض ادا نہ کیا اور محض اقتدار میں شمولیت کو ہی فتح قرار دیا اور مختلف سیاسی اتحادوں میں شامل ہو کر چند نشستوں پر قناعت کر لی اور جی حضوری اور خوشامدانہ کردار ادا کرنے لگے۔ جس کے نتیجے

میں سیاسی جماعتیں بے لگام گھوڑے کی طرح من مانی کرنے لگیں۔ اگر دینی جماعتیں شروع دن سے ذاتی مفادات اور فروعی اختلاف کو بھلا کر اتحاد و یگانگت کا مظاہرہ کرتی اور نفاذ اسلام کے لئے ایک پلیٹ فارم استعمال کرتیں' رعایا کی ذہن سازی کرتیں تو کوئی وجہ نہ تھی کہ برسراقتدار طبقے اس کے عملی نفاذ پر مجبور ہو جاتے اور آج کا پاکستان بہت مختلف ہوتا۔ یہاں بھائی چارہ کی فضا قائم ہوتی۔ پورا معاشرہ اسلامی تعلیمات کی عملی شکل پیش کر رہا ہوتا۔ فرقہ وارانہ فساد نہ ہوتے' دہشت گردی کا تصور نہ ہوتا۔ حصول انصاف میں چنداں دشواری نہ ہوتی۔ خاص کر معاشی بدحالی اور موجودہ اونچ نیچ نہ ہوتی کہ امیر تو امیر تر اور غریب غریب تر ہے۔

اب جبکہ مسلم لیگ برسراقتدار ہے اور ملکی سیاست میں اس جماعت نے ایک اچھا نام کمایا ہے۔ تو ہم ان سے یہ ضرور گذارش کریں گے کہ وہ ماضی سے سبق حاصل کریں۔ اپنے رویوں میں نمایاں تبدیلی لائیں اور سابقہ کوتاہیوں کا ازالہ کریں اور قیام پاکستان کے بنیادی مقاصد کی طرف پیش قدمی کریں۔ نفاذ اسلام کے لئے ہر ممکن کوشش کریں اور کسی ملامت کو خاطر میں نہ لائیں اور اسی طرح ہم دینی جماعتوں کے قائدین سے بھی التماس کریں گے کہ وہ بھولا ہوا سبق یاد کریں اور دینی جماعتوں کے قیام کے مقاصد کی طرف لوٹ آئیں اور نفاذ اسلام کے لئے اپنا اپنا کردار ادا کریں۔ اسی میں وطن' عوام اور خود ان کی بھلائی ہے۔

اس میں کسی کو شک نہیں کہ:

واعدوالھم ما استعطنتم من قوۃ

قرآن حکیم کے تحت ظاہری اسباب اور تیاری ہماری ذمہ داری ہے اور دشمن کے خلاف اپنی پوری صلاحیت کو بروئے کار لانا بھی لازمی امر ہے۔ جس کی تعمیل کرتے ہوئے ہم نے موجودہ حالات اور جدید تقاضوں کے مطابق اسلحہ کی نئی اقسام ایجاد کر لی ہیں۔ آج الحمد للہ پاکستان کے پاس میزائل' ایٹمی قوت اور دیگر ضروریات وافر مقدار میں موجود ہیں۔ دشمن کو جارحیت کی جرات نہیں ہو سکتی۔ یہ سب کچھ پاکستانیوں کی محنت' اخلاص اور جہد مسلسل کا نتیجہ ہے اور کسی بھی بیرونی دباؤ کی پروا کئے بغیر ماہرین اور حکومت یہ فریضہ سرانجام دیتی رہی ہے۔

ہم یہاں بڑے ادب سے یہ عرض کریں گے کہ اگر حکومت پوری دنیا کی مخالفت مول لے کر اتنا بڑا کام کر سکتی ہے تو پھر کیا وجہ ہے؟ کہ وطن عزیز میں اسلامی نظام کو نافذ کیوں نہیں کرتی؟ اسلحہ کی بھرمار پر ہم یہ دعوی کرتے ہیں کہ یہ امن و سلامتی کا راستہ ہے تو یقین جانیئے نفاذ اس سے بھی بڑی ضمانت ہے۔ جس سے اندرونی اور بیرونی تمام خطرناک ازخود ختم ہو جائیں گے۔ جس اللہ تعالی نے قوت حاصل کرنے کا حکم دیا۔ اسی کا ارشاد ہے:

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الظالمون۔

یوم تکبیر منانے کا یہ بھی ایک اسلوب ہے کہ ہم اگر اللہ تعالی کی کبریائی کا اقرار کریں' اس کی بڑائی کو تسلیم کریں تو یہ بھی تسلیم کر لیں کہ اس کا عطا کردہ نظام سب سے اعلی و ارفع ہے اور اسی نظام میں ہماری فلاح و بہبود تعمیر و ترقی اور عروج کا راز ہے۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ پوری دنیا میں ہمارا سکہ چلے اور ہم باوقار زندگی گزاریں تو یوم تکبیر کو نفاذ اسلام کے ساتھ منسوب کر دیں۔ پھر اللہ تعالی کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول دیکھیں۔

اسلحہ کتنا جدید اور بڑی مقدار میں ہی کیوں نہ ہو۔ وہ کبھی بھی کسی کا تحفظ نہیں کر سکتا اور نہ ہی اسلحہ کی زور پر امن بحال ہو سکتا ہے۔ جس کی زندہ مثال روس کی شکست و ریخت اور افغانستان کی فتح ہے۔ اصل قوت اور مومن کا بڑا ہتھیار اللہ تعالی پر اس کا غیر متزلزل ایمان اور یقین ہے اور اسلام کی تعلیمات اور رسول ﷺ کے فرمودات پر غیر مشروط عمل ہے۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ ملک امن کا گہوارہ بنے تو پھر اپنی تمام تر توانائیاں نفاذ اسلام کے لئے وقف کر دیں اور اپنی زندگیوں کو اسلام کے سانچے میں ڈالیں اور اسلامی طرز زندگی اختیار کریں۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ یہی راستہ ہماری ترقی کا ضامن ہے۔ آخر میں ہم تمام اہل پاکستان کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ خاص کر وزیر اعظم پاکستان اور تمام سائنسدانوں کے شکر گزار ہیں۔ جن کی شب و روز کی محنت سے ہم ایٹمی صلاحیت حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔